اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین۔۔۔۔۔۔

اسلامی معیشت کی طرف سست رفتار پیش قدمی

عالم اسلام میں اسلامی معیشت کی طرف کئی برس سے پیش قدمی جاری ہے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس پیش قدمی کی رفتار بہت ہی سست ہے۔ اب تک بمشکل تمام چند شعبوں میں معمولی پیش رفت ہوسکی ہے۔اس سلسلہ میں بعض اسلامی حکومتوں کا عدم تعاون بھی ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ تاہم وہ افراد کار، معیشت داں، سرمایہ کار، بنکار اور اہل علم وعلما کرام جو اس سلسلہ میں باوجود نامساعد حالات کے کوشاں ہیں، ان کی خدمات قابل تحسین ہیں۔

اسلامی دنیا کا ایک عام آدمی اسلامی معیشت کے فوائد وثمرات سے کلی طور پر نابلد ہے بلکہ اسے تو شاید اسلامی معیشت کا مفہوم بھی معلوم نہیں، البتہ اسلامی بنکاری کا نام جو کچھ عرصہ سے اخبارات میں لیا جارہا ہے اور کراچی جیسے بڑے شہروں میں کہیں کہیں اسلامی بنکوں کے اکا دکا آویزاں سائن بورڈ نظر آتے ہیں ان سے عام شہری کے ذہن میں اسلامی بنکاری کا ایک دھندلا سا سوالیہ نشان ابھرتا ہے۔ چونکہ اسلامی بنکاری کا کام بھی خاصا سست ہے اس لئے اس کی تشہیر بھی اتنی ہی کم ہے۔ اور پھر اسلامی بنکاری فی الحال چونکہ سرمایہ کاری تک محدود ہے یا چند ایک بنکوں نے لیزنگ (اجارہ) میں اسے متعارف کرایا ہے اور لیزنگ زیادہ تر کاروں کی ہورہی ہے، اور کاریں غریب عوام خریدتے نہیں، اس لئے عوام الناس تک اس بنکاری کے ثمرات واثرات ابھی تک نہیں پہنچے ہیں۔ جب تک اسلامی بنک عوام کے لئے اپنی برانچوں میں بچت کھاتے کھولنے کا کام زور وشور سے شروع نہیں کریں گے اس وقت تک عوام اسلامی بنکوں کے وجود اور ان کے فوائد سے آشنا نہیں ہوسکیں گے۔ یہاں یہ بات بھی یاد رہنی چاہئے کہ کوئی بھی تحریک عوامی تائید وحمایت کے بغیر کامیاب نہیں ہوسکتی، اسلامی معیشت کا قیام اور اسلامی بنکاری کے کام کو ایک تحریک کی صورت دینے کی ضرورت ہے، تاکہ عوام اس کے فوائد و

ثمرات سے مستفید ہوکر اس کے پشتیباں بن جائیں ، اگر ایسا ہوگیا تو پھر کوئی قوت بھی اس تحریک کو ختم نہ کرسکے گی۔ لیکن اگر یہ کام صرف محدود پیمانے پر جاری رہا اور محدود لوگ ہی اس میں سرمایہ کاری کرتے رہے تو اسلامی بنکاری صرف چند سرمایہ داروں کے رحم وکرم پر ہوگی اور جب بھی سرمایہ دار کسی بھی مجبوری ، دباؤ یا ذاتی وجوہ کی بنا پر اس سے دستبردار ہوں گے تو اسے جاری رکھنا دشوار ہوجائے گا۔ اس لئے ہماری تجویز ہے کہ:

الف ۔ اسلامی بنکاری کا لائسنس حاصل کرنے والے تمام بنک جلد از جلد خاص سرمایہ سے عام سرمایہ کی طرف توجہ کریں اور عوامی/امانتی بچت کھاتے کھول کر عوامی سرمایہ جنریٹ کریں، جب پبلک کو اپنی بچتوں پر خالص اسلامی منافع ملنے لگے گا تو خود بخود بنکوں کے سرمایہ میں مزید اضافہ ہوگا۔ لاکھوں لوگ اپنی جمع پونجی کسی حلال اور جائز کاروبار میں لگانے کے منتظر ہیں مگر اس تحفظ کے ساتھ کہ کہیں ان کا اصل زر ہی جاتا نہ رہے۔ اسلامی بنک اگر اس سرمایہ کو محفوظ سرمایہ کاری میں لگانے کا انتظام کرسکیں تو پوری قوم اسلامی معیشت کے سائے میں آجائے۔

جہاں تک سرمایہ داروں کا تعلق ہے تو چونکہ مسلم امہ کے سرمایہ داروں کا ذہن ایک عرصہ سے بغیر کسی محنت کے منافع (سود) لینے کا بنا ہوا ہے اور اب وہ کوئی رسک لے کر منافع حاصل کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے اس لئے ایسے سرمایہ کاروں سے اسلامی بنکاری کا مد ومعاون بننے کا خیال محض سراب ہے۔ تاہم اسلامی دنیا میں ایسے سرمایہ کار بھی ہیں جو صدق دل سے اسلامی معیشت استوار کرنے کے زبردست حامی ہیں ، اب یہ کام اسلامی بنکاری کا ہے کہ وہ ان کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائے بغیر انہیں شریک کار بنائیں اور اسلامی اصول تجارت (شراکت ومضاربت) کے مطابق انہیں سرمایہ کاری کے محفوظ مواقع فراہم کریں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر اسلامی بنکاری کے عمل کو تیز نہ کیا گیا اور اس کی خامیوں کی جلد اصلاح نہ کی گئی اور اسلامی سرمائے کو کامیاب سرمایہ کاری کے عمل سے نہ گزارا گیا تو اسے ناکام کرنے والوں کو بہانہ ہاتھ آجائے گا اور جس طرح اسلامی سزاؤں کو مناسب انداز سے

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے